Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۰-۷۵ | بدھ ۴ ذیقعدہ ۱۴۱۰ھ، ۳۰ ہجرت ۱۳۶۹ ہش، ۳۰ مئی ۱۹۹۰ء | نمبر ۱۲۱

متکبر کو اپنا تکبر نظر نہیں آتا

"متکبر کو ہر دوسری چیز دکھائی دے رہی ہوتی ہے۔ اپنا تکبر دکھائی نہیں دیتا۔ اس لئے ایسے مریضوں سے جب مجھے واسطہ پڑتا ہے جن کو یہ سمجھانا ہو کہ آپ متکبر ہو رہے ہیں۔ اپنی فکر کریں۔ ورنہ یہ ہلاکت کی راہ ہے تو سب سے زیادہ مشکل ان کو یہ سمجھانے میں پڑتی ہے کہ آپ کے اندر تکبر کا مادہ پایا جاتا ہے کیونکہ وہ شخص اپنے آپ کو عام طور پر عاجز سمجھ رہا ہوتا ہے۔" (ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ۔ الفضل ۱۷ مئی ۱۹۹۰ء ص۱ کالم ۲)

ارشاداتِ عالیہ حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"جیسا اثر دعا میں ہے ویسا اور کسی شئے میں نہیں ہے مگر دعا کے واسطے پُورا جوش معمولی باتوں میں پیدا نہیں ہوتا۔ بلکہ معمولی باتوں میں تو بعض دفعہ دعا کرنا گستاخی معلوم ہوتی ہے اور طبیعت صبر کی طرف راغب رہتی ہے۔ ہاں مشکلات کے وقت دعا کے واسطے پورا جوش دل میں پیدا ہوتا ہے تب کوئی خارق عادت اُمر ظاہر ہوتا ہے۔

کہتے ہیں دہلی میں ایک بزرگ تھا۔ بادشاہِ وقت اس پر سخت ناراض ہو گیا۔ اس وقت بادشاہ کہیں باہر جاتا تھا۔ حکم دیا کہ واپس آ کر میں تم کو ضرور پھانسی دوں گا اور اپنے اس حکم پر قسم کھائی۔ جب اس کی واپسی کا وقت قریب آیا تو اس بزرگ کے دوستوں اور مریدوں نے غمگین ہو کر عرض کی کہ بادشاہ کی واپسی کا وقت اب قریب آ گیا ہے۔ اس نے جواب دیا ہنوز دلّی دُور است۔ جب بادشاہ ایک دو منزل پر آ گیا تو انہوں نے پھر عرض کی۔ مگر اس نے ہمیشہ یہی جواب دیا کہ ہنوز دلّی دُور است۔ یہاں تک کہ بادشاہ عین شہر کے پاس آ گیا اور شہر کے اندر داخل ہونے لگا۔ تب لوگوں نے اس بزرگ کی خدمت میں عرض کی کہ اب تو بادشاہ شہر میں داخل ہونے لگا ہے یا داخل ہو گیا ہے۔ مگر پھر بھی اس بزرگ نے یہی جواب دیا کہ ہنوز دلّی دُور است۔ اسی اثنا میں خبر آئی کہ جب بادشاہ دروازہ شہر کے نیچے پہنچا تو اُوپر سے دروازہ گرا اور بادشاہ ہلاک ہو گیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس بزرگ کو کچھ منجانب اللہ معلوم ہو چکا تھا۔"

(ملفوظات جلد ہشتم ص۳۶-۳۷)

محفوظ تحریریں

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ (اللہ تعالیٰ آپ کی ہمیشہ مدد فرماتا رہے) نے مکرم نذیر حسین صاحب صوبیدار (ریٹائرڈ) ربوہ کو درج ذیل مکتوب (مورخہ ۱۱ جولائی ۱۹۸۵ء) ارسال فرمایا۔

"پیارے مکرم نذیر حسین صاحب

آپ کا پر خلوص خط اور انگریزی نظم موصول ہوئے (اللہ تعالیٰ آپ کو بہتر جزا دے) اللہ تعالیٰ آپ کے اخلاص، ایمان اور زندگی میں برکت ڈالے اور تندرستی عطا کرے۔

خدا کے فضل سے انگریزی پر آپ کو عبور حاصل ہے۔ بہت اچھی نظم کہی ہے اور عمدہ جذبات کا اظہار ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔"

○ جماعت احمدیہ کراچی کے نہایت مخلص دیرینہ خادم مولوی عبد الحمید صاحب ۲۱ مئی بروز پیر بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مولوی صاحب موصوف کو تقسیم ملک سے پہلے شملہ اور دہلی میں اور قیامِ پاکستان کے بعد کراچی میں لمبا عرصہ مختلف خدمات سرانجام دینے کی توفیق ملی۔ آپ نہایت نرم خو اور خوش خلق تھے۔ آپ غانا میں بھی مربی رہے ۲۲ مئی بروز منگل مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم کیپٹن شمیم خالد صاحب نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ موصوف کو اعلیٰ علیین میں بلند مقام سے نوازے۔

"دُکھوں کے اُٹھانے کے کوئی شخص خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل نہیں کر سکتا۔"
(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹، وفا ۱۳۴۷ ہش)

خدا تعالیٰ کی راہ میں ابتلاء کی اہمیت

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) (اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرماتا رہے)

"خدا کی راہ میں جو بھی مشقت، تکلیف اور دُکھ برداشت کرنا پڑے خوشی اور بشاشت سے اسے برداشت کرے اور "نہ" نہ کرے۔ بعض لوگ "نہ" کر کے ایک اور قسم کی مشقت اپنے اوپر ڈال لیتے ہیں۔ بعض ایسے بھی ہیں جو احکام الٰہی کی بجا آوری اور نواہی سے بچنے کے لئے مشقت برداشت نہیں کرتے اور اپنے جذبات کو قربان نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ ان سے اور قسم کی قربانی لے لیتا ہے۔ ایک شخص اپنے بچہ کی صحیح تربیت نہیں کرتا وہ غافل ہوتا ہے۔ کہتا ہے "وڈے ہو کے آپے عادت ہو جاوے گی ہن ایہہ نوں صبح نماز دے واسطے کیوں جگاواں"، یا دوپہر کی گرمی میں نماز دے واسطے ( ) کیوں بھیجاں آپے جدوں سیانا ہو جاوے گا نماز پڑھ لیا کرے گا"۔ حالانکہ ماں کے لئے تو چالیس سال کا آدمی بھی بچہ ہوتا ہے۔ بعض دفعہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے اچھا تم میرے لئے اس بچہ کو مشقت میں نہیں ڈالنا چاہتے اور یہ جذبات کی قربانی ہے (ماں بھی جذبات کی ایک قربانی دے رہے ہوتی ہے) جو تم میری خاطر نہیں کرنا چاہتے۔ تمہارے لئے یہ بچہ ابتلاء بن گیا ہے۔ میں اس ابتلاء کو تمہارے سامنے کیوں رکھوں میں اسے اٹھا لیتا ہوں۔ چنانچہ وہ اُسے موت دے دیتا ہے۔ پھر دھوپ کی گرمی اور صبح کی نیند کہاں جاتی ہے غرض جو لوگ خود کو خدا کے دین کی راہ میں آنے والی مشقتوں کے سامنے خوشی سے پیش کر دیتے ہیں اور دُکھ اُٹھا لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان دکھوں سے کہیں بڑے دکھوں سے انہیں محفوظ کر لیتا ہے اور جو ایسا نہیں کرتے ان کی اصلاح کے لئے دوسرے سامان پیدا کرتا ہے کیونکہ بغیر امتحان کے، بغیر ابتلاؤں کی برداشت کے، بغیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۳۵، ہجرت ۱۳۶۹ ہش — ۳۵، مئی ۱۹۹۰ء

راست گوئی

چہرہ اور الفاظ دل کے آئینہ دار ہوتے ہیں۔ بعض اوقات ہم سمجھتے ہیں کہ ہم دوسرے سے ناراض تو ہیں لیکن وہ ہماری ناراضگی کو جان ہی نہیں سکے گا۔ وہ کہے گا تم نے پاس سے گزرتے ہوئے مجھے سلام ہی نہیں کیا ہم کہہ دیں گے۔ اوہو دیکھا ہی نہیں۔ وہ کہے گا آپ بات بہت کم کم کرنے لگے ہیں بلکہ مجھ سے تو آپ مخاطب ہی نہیں ہوتے اور ہم یہ کہہ دیں گے کوئی بات ہو تو کریں۔ یونہی کیا بولتے رہیں اور پھر تم سے ہی کیا ہم نہیں بولتے تو کسی سے بھی نہیں بولتے۔

ان سب باتوں سے ہم دوسروں کو نہیں اپنے آپ کو فریب دیتے ہیں جانتے بوجھتے ہوئے ایسی بات کہہ دیتے ہیں جو درست نہیں ہوتی اور چاہتے ہیں کہ دوسرا یہ سمجھے کہ ہم سچ اور صرف سچ بول رہے ہیں، تعلقات بہتر ہونے کی بجائے تعلقات اور بھی خراب ہو جاتے ہیں۔

الفاظ کا ہیر پھیر بھی کچھ ایسی ہی بات ہے۔ ہم الفاظ کو بعض اوقات یوں استعمال کرتے ہیں یا کرنا چاہتے ہیں کہ دوسرا شخص کچھ اور ہی سمجھے یا وہ کچھ سمجھے جو ہم چاہتے ہیں کہ ان الفاظ سے نہ سمجھا جا سکے۔ لیکن یہاں بھی ہم کامیاب نہیں ہوتے جب ہم یہ کہتے ہیں کہ

آپ تو بہت اچھے ہیں اور آپکی باتیں لوگ پسند کرتے ہیں تو یقیناً ہمارا مطلب یہی کچھ ہوتا ہے جو ہمارے الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے لیکن جب ہم یہ کہتے ہیں کہ جی ہاں آپ تو بہت اچھے ہیں۔ ہم آپ کا مقابلہ کہاں کر سکتے ہیں۔ ہم ہوئے بالکل عام سے آدمی۔ تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ہم نے جو آپ کو اچھے آدمی کہا ہے تو اس کا اصل مطلب یہ ہے کہ آپ اپنے آپ کو اچھا سمجھتے ہیں اگرچہ آپ ہیں نہیں۔ گویا لفظوں کی ذرا سی تبدیلی سے دل۔ زبان اور الفاظ میں فرق پڑ گیا۔ اور تضاد پیدا ہو گیا۔

خدا کرے ہمارے دل اور ہماری زبان اور ہمارے الفاظ ہمیشہ ایک دوسرے کا ساتھ دیں۔ اور ہم جو کچھ کہیں اس کا وہی مطلب ہو جو ہمارے الفاظ بیان کریں۔

دل اور زبان ایک نہ ہو جائیں تو کیونکر
کر پاؤ گے حل اپنی سیاست کے مسائل
لازم ہے مسافر کو چلے راست روی سے
منزل کے تصور سے تو ملتی نہیں منزل

— ابو الاقبال —

○

اپنی ہمراہی میں سازا ساز و ساماں لے گئے
رونقِ گل ہی نہیں، تم تو گلستاں لے گئے

رات بھر بیمار نے لیں ہچکیوں پر ہچکیاں
صبحدم تم آئے اور ہر دردِ درماں لے گئے

مَیں تو اپنی ہی گلی میں کر رہا تھا اہتمام
شہر بھر کے واسطے کچھ لوگ دریاں لے گئے

ہر دیا بادِ مخالف میں بھی جلتا ہی رہا
ہر دیئے سے لوگ پیغامِ چراغاں لے گئے

جن کو مَیں کچھ بھی نہ دے پایا عمل کی راہ میں
مانگ کر مجھ سے مرا شوقِ فراواں لے گئے

جن کی آنکھیں مجھ پہ اکثر دھوپ برساتی رہیں
میری آنکھوں سے پیامِ بادو باراں لے گئے

مَیں نے جب دیکھا دریچوں سے ہجومِ مردماں
چھین کر وہ روزنِ دیوارِ زنداں لے گئے

چلچلاتی دھوپ سر پر اور صحرا کا سفر
میری راحت مجھ سے لی اور کتنی ارزاں لے گئے

اس طرح آکر چلے جانے کو کیا کہیئے نسیم
خود گئے اور مجھ سے میرے دل کا مہماں لے گئے

نسیم سیفی

صدقات تقدیر کو بدل دیتے ہیں

فضل عمر ہسپتال کے نادار مریضوں کیلئے دعا کی تحریک

اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیئے گئے صدقات غریبوں اور ضرورت مندوں کیلئے خرچ ہوتے ہیں۔ یہ صدقات اللہ تعالیٰ کے رحم اور فضل کو جذب کرتے ہیں اور کسی آنے والی مصیبت کو ٹال دیتے ہیں۔

فضل عمر ہسپتال کے نادار مریضوں کے لئے اپنے صدقات ارسال فرما کر ثوابِ دارین حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون۔ سین

پاک و ہند جنگ ——؟

امریکہ کے سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے ایک نمائندے نے کہا ہے کہ اگرچہ ہمیں اس بات کا یقین ہے کہ ہندوستان اور پاکستان کے پاس ایٹمی اسلحہ موجود نہیں ہے لیکن چونکہ دونوں اس قسم کا اسلحہ بنانے کی اہلیت رکھتے ہیں اس لئے اس بات کا شدید خطرہ ہے کہ اگر ہندوستان اور پاکستان کی جنگ ہو تو یہ نکلئر جنگ ہوگی۔ ڈاکٹر گیری ایس۔ سمور جو ریپرٹ۔ٹی کینیڈی کے خصوصی نائب ہیں سے پوچھا گیا کہ کشمیر کے حالات کے متعلق ان کا کیا خیال ہے اور جنوبی ایشیا جنگ کے کسقدر قریب پہنچ گیا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ صحیح طور پر اس بات کے متعلق کسی خیال کا اظہار نہیں کیا جا سکتا لیکن امریکہ کے خیال میں ہندوستان اور پاکستان کو ہر ممکن کوشش کر کے گفت وشنید کے ذریعے کشمیر کا مسئلہ حل کرنا چاہیئے۔ اور انہیں ایک دوسرے کے متعلق ایٹمی اسلحہ کے سلسلے میں بھی بات چیت کرنی چاہیئے انہوں نے کہا کہ کشمیر کا مسئلہ اور نیوکلیر اسلحہ دونوں کا آپس میں ایک طرح سے رابطہ ہے کیونکہ باوجود مس بے نظیر بھٹو کے گفت وشنید کے لئے دعوت دینے پر وزیر اعظم ہندوستان اس بات کے لئے تیار نہیں ہوئے اور اس طرح باہمی کشمکش کم نہیں کی جا سکی۔ اس بات میں تو کوئی شک نہیں کہ نیو دہلی اور اسلام آباد کا آپسمیں اتفاق ہے کہ وہ ایک دوسرے کی نیوکلیر تنصیبات پر حملہ نہیں کریں گے۔ لیکن ایک دوسرے کو یہ نہیں بتایا گیا کہ ان کی نیوکلیر تنصیبات کس کس جگہ پر واقع ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ چونکہ ہندوستان اور پاکستان کی جنگ اگر شروع ہو جائے تو جلد ہی نکلیر اسلحہ استعمال میں آجائے گا۔ اس بات کی ضرورت کو شدت سے محسوس کرواتا ہے کہ دونوں کو آپس میں گفت وشنید میں تاخیر نہیں کرنی چاہیئے۔ واشنگٹن نے دونوں سے کہا ہے کہ وہ احتیاط سے کام لیں۔

ڈاکٹر سمور جنوبی ایشیا کے سیاسی حالات کے ماہر سمجھے جاتے ہیں اور انہیں اس علاقے میں موجود اسلحہ سے بھی پوری واقفیت ہے اگرچہ انہوں نے یہ کہا ہے کہ چونکہ ہندوستان کی نیوکلیر تنصیبات کے متعلق زیادہ کچھ علم نہیں ہے۔ اسلئے نہیں کہا جا سکتا کہ ہندوستان کے اس سلسلے میں کیا ارادے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دونوں ملکوں کیلئے سب سے بہتر بات یہ ہے کہ وہ ایسے اقدامات کریں جن سے ایک دوسرے کے شکوک رفع ہو جائیں۔ دونوں ملکوں کے موجودہ تنازعے کے باوجود یہ نہیں کہا جا سکتا کہ انہوں نے نکلیر اسلحہ کے متعلق اپنی پالیسی میں کوئی کمی کر لی ہے۔

ڈاکٹر سمور نے یہ بھی کہا کہ ہندوستان اور پاکستان کو امریکہ اور روس کی مثال سامنے رکھنی چاہیئے۔ یہ دونوں سپر پاورز ایک دوسرے کے ساتھ گفت وشنید کے نتیجے میں اسلحہ میں کمی کرنے پر تیار ہیں۔

سیکیورٹی کونسل کا ریزولیوشن

روس نے ۱۲ فروری کو سیکیورٹی کونسل کے نام ایک خط تحریر کیا تھا جسمیں اسرائیل میں مقبوضہ علاقوں میں یہودیوں کی بستیاں بسانے کا ذکر تھا اور اسکی مذمت کی گئی تھی۔ اس خط پر بحث کے نتیجے میں سیکیورٹی کونسل کے غیر وابستہ اراکین نے ایک ڈرافٹ ریزولیوشن پیش کیا۔ اس ڈرافٹ ریزولیوشن میں امریکہ نے متعدد ترامیم پیش کی ہیں۔ اور ان ترامیم کو عرب نمائندوں نے نہائت مذمت کی نظر سے دیکھا ہے۔ کیونکہ یہ اکثر ایسی ترامیم ہیں جنہیں عرب ممالک منظور نہیں کر سکتے۔ اس بات کا اظہار سفیر کریمل شاکرہ نے کیا جن کا تعلق بحرین سے ہے اور وہ اسوقت عرب گروپ کے چیئرمین ہیں۔ انہوں نے صحافیوں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ جمہوریہ یمن کے سفیر عبداللہ الاشتل جو سیکیورٹی کونسل کے ممبر ہیں کو چاہیئے کہ وہ اس بات کی کوشش کرتے رہیں کہ یہ ریزولیوشن بغیر کسی ترمیم کے منظور کیا جائے۔ اسرائیل کے وزیر خارجہ نے اس سلسلے میں یہ بیان دیا ہے کہ اسرائیل آنے والے یہودی جہاں چاہیں بس سکتے ہیں لیکن ان میں سے صرف ایک قلیل تعداد ان علاقوں کا رخ کر رہی ہے جو مقبوضہ علاقے کہلاتے ہیں۔

اسرائیل نے امریکہ کے سفیر ولیم براؤن سے احتجاج کیا ہے اور اس احتجاج کی بنیاد یہ ہے کہ امریکہ صرف ترامیم چاہتا ہے۔ حالانکہ اسے چاہیئے کہ وہ اس ریزولیوشن کو ویٹو کرے اور آگے ہی نہ بڑھنے دے۔

عرب ممالک کا خیال ہے کہ اس ریزولیوشن کو سیکیورٹی کونسل کے ریزولیوشن ۴۶۵ کی روح کیمطابق میں رہنا چاہیئے۔ یہ ریزولیوشن نمبر ۴۶۵ یکم مارچ ۱۹۸۰ء کو تمام ممبران سیکیورٹی کونسل کی متفقہ رائے سے منظور کیا گیا تھا۔ اگرچہ اس کے منظور کئے جانے کے دو ہی دن بعد امریکہ کے نمائندے نے بیان دیا کہ ان سے یہ بہت بڑی غلطی ہو گئی ہے کہ انہوں نے اس ریزولیوشن کے حق میں ووٹ دیا حالانکہ وہ چاہتے تھے کہ اس ریزولیوشن کے متعلق ووٹ نہ دیں۔

عرب چوٹی کانفرنس

○ خیال تو یہ تھا کہ حافظ الاسد صدر شام اس بات پر متفق ہو گئے ہیں کہ وہ عرب لیگ کی چوٹی کانفرنس میں شرکت کریں گے لیکن باوجود بعض وزراء کے دورے کرنے اور گفت وشنید میں امید کا اظہار کرنے کے اب پتہ چلا ہے کہ حافظ الاسد نے دو باتوں پر اعتراض کرتے ہوئے اس اجلاس میں شرکت کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ ایک بات تو اس کا ایجنڈا ہے۔ اسے اس میٹنگ کے ایجنڈے سے اختلاف ہے۔ اور دوسری بات بغداد میں میٹنگ کا منعقد کرنا ہے بغداد اور شام کے تعلقات خاصے طویل عرصے سے اچھے نہیں ہیں اور اسی لئے شام یہ نہیں چاہتا کہ یہ میٹنگ بغداد میں ہو اور حافظ الاسد کو وہاں جانا پڑے۔ اگرچہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ میٹنگ کسی اور جگہ ہو سکتی ہے۔ لیکن آخری فیصلہ تیونس میں وزرائے خارجہ کی میٹنگ جو ۳۰ مئی سے ۲ جون تک ہو رہی ہے کے بعد ہو سکے گا۔ تیونس عرب لیگ کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ شام کو ایجنڈے کے متعلق یہ اعتراض ہے کہ اس پر ایک ایسی آئٹم موجود ہے جس کا شام اور مغربی ممالک کے ساتھ تعلق ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ ایسے ایجنڈے پر ہمارے متعلق اس بات پر بحث کرنا ہمیں گوارہ نہیں۔ ہم نے پہلے کئی ایسی باتوں کو برداشت کیا ہے اور آئندہ بھی کریں گے۔ لیکن کبھی شکایت کے رنگ میں ان باتوں کو پیش نہیں کیا اور نہ کبھی اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ ایسی باتوں پر گفت وشنید کی جائے۔ مصر، سعودی عرب اور شاہ حسین یہ کوشش کر رہے ہیں کہ شام اور عراق کے تعلقات بہتر ہو جائیں اور جس طرح میٹنگ تجویز کی گئی ہے اسی طرح یہ منعقد کی جا سکے۔ شام کے وزیر خارجہ فاروق الشارع نے گذشتہ روز کہا اور یہ بات انہوں نے عرب لیگ کے سکرٹری جنرل سے باتیں کرتے ہوئے کہی کہ جہاں تک بغداد کا تعلق ہے یہ نہائت غیر ذمہ دارانہ بیان داغتا رہا ہے۔ اُردن کے شاہ حسین نے عمان میں گذشتہ روز کہا کہ ایک ایمرجنسی عرب چوٹی کانفرنس بغداد میں اس مہینے کے اختتام سے پہلے بلائی جائے گی۔ اور کسی تبدیلی پر غور نہیں کیا جائے گا۔ یہ بات انہوں نے کہہ تو دی ہے لیکن کوششیں جاری ہیں کہ کسی طرح شام کو میٹنگ میں شامل کرنے کیلئے کچھ تبدیلیاں کرنی پڑیں تو وہ بھی کر لی جائیں جب کویت کے وزیر مملکت برائے امور خارجہ سعود الحسینی قاہرہ جا رہے تھے تو انہوں نے کہا کہ عرب ممالک ابھی اس بات کے متعلق آپس میں گفت وشنید کر رہے ہیں کہ اجلاس کہاں بلایا جائے اور کن تاریخوں پر یہ اجلاس منعقد کیا جائے۔ ہو سکتا ہے اجلاس مئی میں ہو یا اسے تاریخ تبدیل کر کے جون میں لے جایا جائے۔

○ پانی ابال کر استعمال کریں۔

○ بیماریوں کی بڑی وجہ ناقص خوراک اور گندہ پانی ہے۔

○ گلے سڑے پھل اور باسی کھانوں سے پرہیز ضروری ہے۔

○ لیموں، نمک اور پانی زیادہ استعمال کیجیے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بلند حوصلگی

عبدالاعلیٰ

ہم اگر اپنے ارد گرد روزمرہ زندگی پر نظر دوڑائیں تو ہمیں بے ضابطگیوں اور بے قاعدگیوں کا ایک لامتناہی سلسلہ نظر آئے گا۔ بازار ہیں، سڑک پر بے ترتیب ٹریفک دفاتر میں الغرض ہر جگہ ہر ایک شخص ہر ایک سے آگے نکلنے کی کوشش میں مصروف نظر آئے گا خواہ اس کے لئے اس کو کسی کا حق بھی کیوں نہ مارنا پڑے اور یہ سب کچھ ہمارا قومی مزاج سا بن گیا ہے اس کے لئے کسی ایک کو مورد الزام ہرگز نہیں ٹھہرایا جاسکتا بلکہ یہ صورت حال اس حد تک گمبھیر ہو چکی ہے کہ اگر کوئی اس بہاؤ کے الٹے چلنے کی کوشش کرتا ہے تو نقصان اٹھاتا ہے۔ اور آئندہ صرف اپنے فائدہ کا ہی سوچتا ہے۔

ویسے یہ ضرور ہے کہ جب سب مل کر بیٹھے ہیں اور حالات حاضرہ پر گفتگو ہو تو سب بڑھ چڑھ کر باتیں کرتے ہیں اور دوسرے کو مورد الزام ٹھہراتے ہیں جیسے خود اس معاشرے کا حصہ نہ ہوں۔

یہ ساری بات کہنے کا دراصل مقصد یہ ہے کہ ہم سب میں حوصلہ، برداشت اور صبر و تحمل کی قوت کا فقدان ہے اور نظم و ضبط سے پُر زندگی گزارنے پر راضی ہی نہیں ہیں اور ہر معاملے میں ایک شارٹ کٹ استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ اس سلسلہ میں ایک چھوٹی سی مثال یہ ہے کہ ہم سب لائن بنا کر سوار نہیں ہوتے۔ بینکوں میں اس طرح لین دین نہیں وغیرہ اس کے علاوہ یہ بھی کہ معمولی معمولی باتوں پر لڑائی جھگڑا کرنا بلکہ نوبت قتل و غارت تک پہنچ جانا بھی تحمل، حوصلے کے اس عظیم سبق کو بھلانے کی وجہ سے ہے۔

حوصلے کی بلندی اور برداشت کی قوت کی تعلیم بچپن سے ہی دی جانی چاہیئے اور اس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ زبان سے نہیں بلکہ اپنے عمل سے ایسا کیا جائے۔ مثلاً بچوں سے کوئی نقصان ہونے کی صورت میں برافروختہ ہو کر ان پر برس پڑنے کی بجائے انھیں اپنے عمل سے اس کی تربیت دی جائے ہر قسم کے آداب کا خیال رکھیں بچوں کے بار بار غلطی کرنے پر بھی انہیں صبر و ہمت کے ساتھ اور شفقت سے عملاً تربیت دی جائے اس طرح بچوں پر اچھا اثر پڑے گا اور صبر و تحمل کی تربیت ملے گی۔ قومی مزاج بدلنے کے لئے ایسا کرنا ضروری ہے جو والدین دل میں بڑا حوصلہ نہ رکھتے ہوں وہ اپنے بچوں میں بڑا حوصلہ ہرگز پیدا نہیں کر سکتے اور بنیادی بات یہ بھی ہے کہ نرم گفتاری کا اس سے بہت گہرا تعلق ہے۔ بڑے حوصلے سے زبان میں بھی تحمل پیدا ہوتا ہے اور زبان کا معیار بھی بلند ہوتا ہے۔

کم حوصلگی سے ایک یہ مسئلہ بھی پیدا ہوتا ہے کہ انسان ذرا ذرا سی بات پر پریشان ہو جاتا ہے اور پھر خود غرضی کا عنصر بھی طبیعت میں شامل ہو جاتا ہے یعنی یہ کہ جبتک کوئی چیز ہمیں فائدہ دے رہی ہے ٹھیک ہے۔ لیکن اس وقت صبر کا دامن ہاتھ سے چھوڑ دیا جب وہ کسی دوسرے کے لئے فائدہ مند ہو گئی۔

وسیع حوصلگی کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ نقصان کی بھی پرواہ نہ کی جائے جیساکہ بعض اوقات ہم بجلی کا بے دریغ استعمال بلاوجہ کرتے ہیں ٹیلی ویژن چل رہا ہے مگر کوئی دیکھ نہیں رہا ہے۔ پانی کا نل کھلا ہے مگر استعمال نہیں ہو رہا ہے گویا یہ ضیاع کہنے کو معمولی مگر درحقیقت بہت بڑا ہے۔ ضرورت اس چیز کی ہے کہ اپنے اندر وسیع حوصلگی پیدا کریں اور ساتھ ہی نقصان سے بچنے کا رجحان بھی پیدا ہو۔ اگر قومی نقصانات سے بچا جائے تو اس کے لازماً اندرونی طور پر ہماری ذات کو فوائد حاصل ہوں گے جہاں تک میں سمجھتا ہوں ہماری زیادہ تر اعلیٰ اقدار مغربی اقوام اپنا چکی ہیں اگر ان کی قومی زندگی پر نظر ڈالیں تو بڑی منضبط اور سلجھی ہوئی نظر آئے گی۔ ہم اپنے اسلاف کی زندگیوں پر نظر ڈالیں تو ان کے ہر ہر عمل میں صبر اور ہدایات ملیں گی صبر اور عالی حوصلگی کی اس سے اعلیٰ مثال ہمیں کہیں اور مل سکتی ہے کہ ایک بندہ حضرت عمر فاروق سے یہ کہے کہ اے عمر یہ بتا کہ تجھ جیسے دراز قد شخص کی اتنی بڑی قمیص اس چھوٹے کپڑے سے کیسے بن گئی جو کہ ہم سب کو یکساں ملا تھا۔ اور جواب میں حضرت عمر فاروقؓ انتہائی صبر و ضبط۔ تحمل سے یہ جواب دیتے ہیں اے شخص یہ میرے اور میرے بیٹے کو ملنے والے کپڑے کو ملا کر بنی ہے۔

سیدنا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ہر لمحہ ہمارے لئے ہدایات کا سرچشمہ ہے۔ انہوں نے خدا کا انتہائی پیارا بندہ ہونے کے باوجود جس قدر کٹھن زندگی گزاری ہم اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے اور جس قدر قوت برداشت اور وسعت حوصلہ کی طاقت آپ رکھتے تھے ایک عام انسان ایسا ہرگز نہیں کر سکتا ہے۔ ہم ان کے سفر طائف کو کیسے بھلا سکتے ہیں جب مکہ والوں کے ظلم سے تنگ آکر آپ نے طائف میں جاکر تبلیغ کرنے کا ارادہ فرمایا چنانچہ جب آپ طائف پہنچے پہلے پہل تو رؤساء نے آکر آپ کو ملنا شروع کیا اور اسی طرح ان کی اتباع میں عوام نے بھی حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی لیکن پیغام خدا کو دونوں نے حقارت سے ٹھکرا دیا جب انہوں نے زید کی ہم راہی میں رسول خدا کو بے بس و تنہا دیکھا تو اپنے رؤساء کی نظر میں اچھا بننے کے لئے آپ کو تنگ کرنے کا پروگرام بنایا چنانچہ انہوں نے کتے اپنے ساتھ لئے لڑکوں کو اکسایا اور پتھروں سے اپنی جھولیاں بھر لیں اور پھر بڑی ہی بے دردی سے آپ پر پتھراؤ کیا اور آپ کو شدید زخمی کر دیا اور یہ نہ جانتے ہوئے کہ اس کا نتیجہ کیا ہو سکتا ہے۔ زخمی حالت میں آپ کو شہر سے باہر چھوڑ آئے۔ اس کے نتیجہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دل میں یہ ڈر پیدا ہوا کہ کہیں یہ لوگ غضب الٰہی کا شکار نہ ہو جائیں۔ آپ نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی "اے خدا انہیں معاف فرما دے یہ جانتے ہی نہیں کہ یہ کیا کر رہے ہیں" اس کے بعد آپ نے ایک انگور کے باغ میں پناہ لی اور اپنے لئے دعا کی۔

اسی طرح فتح مکہ کے موقعہ پر بھی جب سب ظالم آپ کے سامنے سر جھکائے کھڑے تھے اور آپ کے ایک اشارہ پر گردنیں سروں سے جدا ہو سکتی تھیں۔ آپ نے ان سے جب پوچھا کہ کیا تم جانتے ہو کہ میں تمہارے ساتھ کیا سلوک کرنے والا ہوں تو سب نے بیک زبان کہا کہ ہم آپ سے صرف محبت، شفقت اور صلہ رحمی کی توقع رکھتے ہیں۔ حالانکہ ان میں وہ لوگ بھی شامل تھے جنہوں نے آپ کو مارنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی۔ حضرت بلالؓ پر اس قدر مظالم ہوئے کہ بیان سے باہر ہیں آپ نے ان کا انتقام اس طرح لیا کہ ان کے بھائی کو کہا کہ جھنڈا لیکر کھڑے ہو جاؤ اور اعلان کر دو کہ جو اس جھنڈے تلے آئے امان پائے گا۔

یہ صرف آپ کے پہاڑ جیسے حوصلے، صلہ رحمی اور قوت برداشت جیسے اوصاف ہی تھے دشمن تک نے کہا آپ صرف امن کے پیامبر ہیں۔

ان بیانات کا مقصد صرف حضور کی سیرت سے وسعت حوصلہ کے وصف کو بیان کرنا ہے۔

آخر میں یہ کہنا چاہوں گا کہ اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ اپنے اندر ایک عظیم حوصلہ صبر و استقامت اور قوت برداشت پیدا کریں اور آج کل جیسے حالات میں تو خاص طور پر قومی سطح پر اس کی ضرورت ہے۔ ذرا ذرا سی بات سے مشتعل ہونا کسی طور پر بھی ٹھیک نہیں ہے قومی مزاج بدلنے کی ضرورت ہے۔ قومی سوچ بدلنے کی ضرورت ہے تاکہ ہم میں نظم و ضبط و اتحاد پیدا ہو اور ملک کی تقدیر بدل لے۔

مکرم محمود احمد صاحب سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ کی الوداعی تقریب کے موقع پر نئے صدر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب کے ساتھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ظہور احمد ۔ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ

پاکستان کا سب سے بڑا تھرمل بجلی گھر

کچھ عرصہ قبل ایک بجلی گھر دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ یہ بجلی گھر صوبہ سندھ میں دریائے سندھ کے دائیں کنارے ایک چھوٹے سے غیر معروف گاؤں گدو ضلع جیکب آباد کشمور کے نزدیک واقع ہے۔ جغرافیائی لحاظ سے پاکستان میں پن بجلی کی پیداوار کا انحصار شمال میں واقع بلند و بالا پہاڑوں سے بہہ کر آنے والے دریاؤں کے بہاؤ کے مدوجزر پر ہے۔

پاکستان میں ۱۹۵۳ء میں سوئی گیس دریافت ہوئی جو توانائی کے میدان میں ایک اہم واقعہ تھا۔ ادھر واپڈا کی انتھک کوششوں سے گدو بیراج ۱۹۶۳ء میں پایہ تکمیل کو پہنچا یہ دونوں واقعات ملک کے سب سے بڑے گدو تھرمل بجلی گھر کی تکمیل کا پیش خیمہ ثابت ہوئے۔ ملک کے دور دراز علاقوں کو بجلی کی فراہمی کے لئے تھرمل بجلی گھر ملک بھر میں پھیلے ہوئے ہیں اور یہ بجلی گھر ملک میں سارا سال بجلی کی طلب و رسد میں توازن برقرار رکھنے کے سلسلہ میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ سردیوں میں دریاؤں کے پانی کی سطح میں کمی سے پن بجلی گھروں کی پیداواری صلاحیت کم ہو جاتی ہے۔ لہٰذا سردیوں اور گرمیوں میں بجلی کی انتہائی مانگ کے دنوں میں شاہدرہ، فیصل آباد اور کوئٹہ میں واقع تھرمل بجلی گھروں کو چلا کر یہ کمی پوری کی جاتی ہے۔

۱۹۶۳ء میں واپڈا کے انجنیئر بجلی کی طلب و رسد کا جائزہ لینے کے بعد اس نتیجے پر پہنچے کہ بالائی سندھ میں ایک بڑا تھرمل بجلی گھر تعمیر کیا جائے جو ۳۰۰ سے ۱۰۰۰ میگاواٹ بجلی پیدا کر سکے۔ کیونکہ اس سے نہ صرف بجلی کی مقامی ضروریات پوری ہوں گی بلکہ واپڈا کے گرڈ سسٹم کو بھی تقویت ملے گی۔

چنانچہ واپڈا کے انجنیئروں نے اس بجلی گھر کی تعمیر کے لئے بہت سے مقامات کی نشاندہی کی لیکن گدو کے مقام کو موزوں ترین پایا گیا۔ کیونکہ یہ مقام بلوچستان سندھ اور پنجاب تینوں صوبوں کے سنگم پر واقع تھا۔ دوسرا اس کے قریب سوئی گیس کے ذخائر اور بیراج کی وجہ سے پانی کی سہولت میسر تھی۔ لہٰذا بجلی گھر کی تعمیر کے لئے گدو کے مقام کا انتخاب ہوا۔

گدو تھرمل بجلی گھر کی تعمیر

۱۹۶۹ء میں بجلی گھر کے منصوبے کے تعمیراتی کام کی ابتدا ہوئی جو ۱۱۰+۱۱۰ میگاواٹ کے دو ٹربائنوں اور ایک ۹ میگاواٹ کے گیس ٹربائن پر مشتمل تھا بجلی گھر کی تعمیر کا یہ مرحلہ چیکوسلواکیہ کی امداد و تعاون سے ۱۹۷۴ء میں پایہ تکمیل کو پہنچا۔ جس پر ۱۳ء۷۰۵ ملین روپے لاگت آئی۔ اس بجلی گھر کی تکمیل کے بعد ۱۳۲ کلوواٹ کی ترسیلی لائنوں کے ذریعہ قومی گرڈ سے منسلک کر دیا گیا۔ اور اس بجلی گھر نے ۳۰ جون ۱۹۸۰ء تک ۶۶۵ بلین یونٹ بجلی پیدا کی۔

۱۹۷۸ء میں واپڈا کی ایک ٹیم روس کے دارالحکومت ماسکو گئی جہاں انہوں نے اس بجلی گھر میں مزید مشینوں کی ترسیل و تنصیب کے لئے میسرز ٹیکنو پرام ایکسپورٹ سے گفتگو کی۔ ان مشینوں کی تنصیب کا کام اکتوبر ۱۹۷۸ء میں شروع ہوا۔ اور دسمبر ۱۹۸۰ء کو پایہ تکمیل کو پہنچا۔ اس کام کی بروقت تکمیل کے لئے ۳۰۰ انجنیئروں کی ایک مضبوط ٹیم نے جس میں روس اور پولینڈ کے علاوہ پاکستانی انجنیئر اور کارکن بھی شامل تھے نے کندھے سے کندھا ملا کر شب و روز کام کیا۔ ۱۹۷۴ء میں پہلے مرحلہ کی تکمیل کے فوراً بعد ۲۱۰ میگاواٹ کی تنصیب کا ابتدائی کام شروع کر دیا گیا۔ اس یونٹ کی مشینری ۱۹۷۶ء میں پاکستان پہنچ گئی تھی۔ لیکن بعض ناگزیر وجوہات کی بنا پر ان کی تنصیب کا کام ۱۹۷۸ء سے پہلے شروع نہ کیا جا سکا۔ اس مرحلہ کی تکمیل کے بعد اس بجلی گھر کی پیداواری صلاحیت ۴۳۹ میگاواٹ تک پہنچ گئی اور یوں اس بجلی گھر کو ملک کے سب سے بڑے تھرمل بجلی گھر کی حیثیت حاصل ہو گئی۔

۱۹۸۵ء میں تیسرا اور آخری مرحلہ پایہ تکمیل کو پہنچا۔ بجلی گھر کی تعمیر کا یہ مرحلہ چین کی امداد و تعاون سے پایہ تکمیل کو پہنچا۔ اس یونٹ کی مشینری سے بھی ۲۱۰ میگاواٹ بجلی پیدا ہوتی ہے۔ اس یونٹ کی تکمیل پر اس بجلی گھر کی پیداواری صلاحیت ۴۳۹ میگاواٹ سے بڑھ کر ۶۴۹ میگاواٹ ہو گئی ہے۔

۲۱۰ میگاواٹ کی عظیم مشینوں کی مناسب دیکھ بھال کی غرض سے واپڈا نے اپنے ۳۰ انجنیئروں کو روس بھیجا تاکہ وہ وہاں جا کر مشینوں کی مناسب دیکھ بھال کی تربیت حاصل کریں۔ اسکے علاوہ واپڈا نے گدو میں ایک تربیت گاہ بھی قائم کی جس میں ۴۰۰ کارکنوں کو تربیت دی گئی تاکہ وہ بغیر کسی بیرونی امداد کے خود ان مشینوں کی دیکھ بھال کر سکیں۔

ورکشاپ کا قیام

اس بجلی گھر کی مناسب دیکھ بھال اور فالتو پرزوں کی کمیابی کو مدِنظر رکھتے ہوئے واپڈا نے یہاں ایک اعلیٰ درجے کی ورکشاپ قائم کی ہے جہاں ہر طرز کے ضروری آلات موجود ہیں۔ اس ورکشاپ کی بدولت نہ صرف قیمتی زرِمبادلہ کی بچت ہوئی ہے۔ بلکہ فالتو پرزوں کی درآمد پر جو قیمتی وقت صرف ہوتا ہے اس سے بھی چھٹکارا حاصل ہوا۔ اس ورکشاپ کی وجہ سے نہ صرف بجلی گھر کی مشینوں سے اعلیٰ کارکردگی حاصل کرنے کے لئے استفادہ کیا گیا۔ بلکہ آج بھی ۴۰ فیصد فاضل پرزے اسی ورکشاپ میں تیار ہوتے ہیں۔

کالونی و دیگر معاشرتی ضروریات

گدو ایک پسماندہ علاقہ ہے جہاں رہائشی اور زندگی کی دوسری سہولتوں کا فقدان تھا۔ واپڈا نے اس بجلی گھر کی مناسب دیکھ بھال کے لئے یہاں ایک کالونی تعمیر کرائی جس میں اعلیٰ رہائشی سہولتوں کے علاوہ زندگی کی تمام ضروریات میسر ہیں۔ یہاں ایک ہسپتال بھی تعمیر کیا گیا جو کہ نہ صرف یہاں کے ملازمین کو طبی سہولتیں فراہم کرتا ہے۔ بلکہ گردونواح کی آبادی کے لوگ بھی اس سے مستفید ہو رہے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک پرائمری سکول اور ایف اے تک کالج بھی بنایا گیا۔ جسمیں نہ صرف واپڈا کے ملازمین کے بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں بلکہ ملحقہ علاقوں میں آباد مکینوں کے بچے بھی زیور تعلیم سے آراستہ ہو رہے ہیں۔ علاوہ ازیں ایک وسیع و عریض عمارت میں ایک کلب قائم کیا گیا ہے۔ جس میں ٹیلی ویژن لاؤنج اور دوسرے اندرون خانہ کھیلے جانے والے کھیلوں کے لئے بہترین سہولتوں کا انتظام کیا گیا ہے۔ اس کلب میں دن بھر کام سے تھکے ہوئے انجنیئر سکون محسوس کرتے ہیں۔ کارکنوں کے کھیل کود کے لئے بھی میدان اور دیگر سہولتوں کا بندوبست کیا گیا ہے۔

گدو تھرمل بجلی گھر کے متعلق سب سے قابل ذکر بات یہ ہے کہ ۱۹۷۴ء میں پہلے مرحلہ کی تکمیل کے بعد سے ہی ان مشینوں کو چلانے اور ان کی دیکھ بھال کا تمام تر کام کلیتہً پاکستانی انجنیئر اور کارکن سرانجام دے رہے ہیں۔ اور انہوں نے یہ کام اس عمدگی اور خوش اسلوبی سے انجام دیا ہے کہ ان مشینوں کی ترسیل و تنصیب کی ذمہ دار فرم نے اسے بہت سراہا ہے۔

اس وقت ملک میں بجلی کی پیداوار کا زیادہ تر حصہ پن بجلی گھروں سے حاصل ہوتا ہے لیکن بعض ناگزیر حالات کی وجہ سے تھرمل بجلی گھروں کی تنصیب و ترسیل کی جانب توجہ دی جا رہی ہے۔ یہ بجلی گھر کم ہونے کے باوجود واپڈا کے ترسیلی نظام کے استحکام میں مرکزی کردار ادا کر رہے ہیں۔

۱۹۷۹-۸۰ء میں بارشوں کی کمی کے باعث بجلی کی کل پیداوار میں تھرمل بجلی گھروں کی پیداوار نے قدرے نمایاں کردار ادا کیا۔ بارشوں کی کمی بیشی کو مدِنظر رکھتے ہوئے تھرمل بجلی گھروں کی تعمیر و توسیع پر خصوصی توجہ کی ضرورت محسوس کی گئی تاکہ بجلی کی طلب و رسد میں توازن برقرار رکھا جا سکے۔ واپڈا نے ۱۹۷۹-۸۰ء میں ۱۲۱۰۷ ملین کلوواٹ گھنٹے کی ریکارڈ بجلی پیدا کی جس میں تھرمل بجلی گھروں کے ذریعے ۳۳۹۰ ملین کلوواٹ گھنٹے بجلی پیدا کی گئی۔ جو بجلی کی کل پیداوار کا ۲۸ء۶ فیصد تھی اور یوں مذکورہ سال میں تھرمل بجلی گھروں کی پیداواری صلاحیت میں ۵۰ فیصد اضافہ ہوا ہے۔ بجلی کی پیداوار میں گدو تھرمل بجلی گھر سے ۵۰ء۶ فیصد بجلی حاصل ہوئی۔ جو کہ واپڈا کے بجلی کے ترسیلی نظام کے استحکام میں نمایاں حیثیت رکھتی ہے۔

اگر آپ کے گھر میں ٹیلی ویژن ہے اور بچے صبح کا پروگرام دیکھتے ہیں تو اس بات کا ضرور خیال رکھیں کہ سکول جانے کا وقت ہو تو فوری طور پر ٹیلی ویژن دیکھنا بند کر کے سکول چلے جائیں یہ والدین اور بڑے بہن بھائیوں کی ذمہ داری ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طب وصحت

ڈاکٹر رشید محمد راشد
آئی سپیشلسٹ
فضل عمر ہسپتال ربوہ

ناخونہ

تعریف مرض

یہ ایک سرخ رنگ کی جھلی ہوتی ہے جو کہ آنکھ کے ڈھیلے کے ساتھ چپکی ہوتی ہے اور آنکھ کی حرکت کے ساتھ حرکت بھی کرتی ہے۔ شکل میں کیڑے کے پر کے مشابہ ہوتی ہے۔ دنیا کے مختلف علاقوں میں ۱٪ سے کر ۵٪ آبادی آنکھ کی اس مرض کا شکار ہے۔ یہ مرض یعنی کہ ناخونہ بہت آہستہ آہستہ بنتا ہے۔ بعض اوقات اس کو نقصان دہ حالت تک پہنچنے کے لئے کئی سال لگتے ہیں۔

وجوہات

آنکھ کا یہ مرض یعنی کہ ناخونہ گرم اور خشک علاقوں میں رہنے والے لوگوں میں زیادہ ہوتا ہے۔ جہاں سورج سے نکلنے والی الٹراوائلٹ شعاعیں آنکھ پر اثر انداز ہو کر یہ مرض پیدا کرتی ہیں۔

بچاؤ کا طریق

صرف ایک ہی ہو سکتا ہے کہ گرمی کے دنوں میں ٹھنڈی یعنی کہ گہرے کالے یا سبز رنگ کی عینک دھوپ میں الٹراوائلٹ شعاعوں کے بداثرات سے بچنے کے لئے لگائی جائے۔

علاج

آنکھ کی اس بیرونی جھلی یعنی ناخونہ کو مندرجہ ذیل وجوہات کی بنا پر سرجری کے ذریعہ کاٹ دیا جاتا ہے۔

۱:۔ جب اس سرخ جھلی کا سر آنکھ کی پتلی کی طرف تیزی سے بڑھ رہا ہو۔

۲:۔ جب ناخونہ بہت زیادہ سرخی مائل ہو۔

۳:۔ جب ناخونہ کمزوریٔ نظر پیدا کر رہا ہو اور وقتاً فوقتاً آنکھ کا نمبر بدلنے کی ضرورت پیش آرہی ہو۔

۴:۔ جب ناخونہ آنکھ کی خوبصورتی کو خراب کر رہا ہو۔ یعنی کہ بدنما لگے خاص طور پر خواتین میں یہ بات بہت زیادہ اہمیت کی حامل ہوتی ہے۔

سرجری کا عمل

مریض جب اس مرض کے لئے آئی سپیشلسٹ ڈاکٹر سے رجوع کرتا ہے تو ڈاکٹر اس مرض کی نوعیت دیکھ کر بتا دیتا ہے کہ سرجری کی ضرورت ہے یا نہیں اگر سرجری کی ضرورت ہو تو مریض کو اپریشن کیلئے وقت دے دیا جاتا ہے۔ اور اپریشن والے دن مریض کو اپریشن تھیٹر لے جایا جاتا ہے۔ اور ناخونہ کے ارد گرد چھوٹا سا انجیکشن لگا کر اس جگہ کو سن یعنی کہ بے حس کر دیا جاتا ہے۔

سرجری کے دوران مریض کو کسی قسم کا درد نہیں ہوتا۔ ناخونہ کے سر کو قرنیہ سے چاقو کے ذریعہ اتار کر سفید ڈھیلے کے ساتھ ساتھ شیو کر کے کاٹ دیا جاتا ہے۔ آنکھ کے ڈھیلے کے ارد گرد بیرونی جھلی کو حسب ضرورت ۳۔۴ باریک ٹانکے لگا دیئے جاتے ہیں اور ساتھ آنکھ پر پٹی بھی لگا دی جاتی ہے۔ اور مریض کو اسی وقت گھر بھجوا دیا جاتا ہے۔

۲۴ گھنٹے کے بعد آنکھ سے پٹی اتار دی جاتی ہے اور مریض بفضلِ تعالیٰ بالکل ٹھیک ہو جاتا ہے۔ سات دن کے بعد ٹانکے نکال دیئے جاتے ہیں۔ ۷ دنوں کے دوران مریض کو ٹپکانے والی ادویات دی جاتی ہیں۔ سرجری کا یہ عمل تقریباً ۱۵ منٹ کا ہوتا ہے۔

نوٹ

بعض اوقات چند سالوں کے بعد دوبارہ پھر ناخونہ پیدا ہو جاتا ہے لیکن پھر بھی دوبارہ سرجری کے ذریعہ اس کو کاٹ دینا ہی اس کا اصل علاج ہے۔

ناخونہ کی وجہ سے پیدا شدہ پیچیدگیاں

ناخونہ اگر تیزی سے بڑھ رہا ہو اور اس کا بروقت اپریشن نہ کروایا جائے تو یہ آنکھ میں مندرجہ ذیل پیچیدگیاں بھی پیدا کر دیتا ہے

۱:۔ ناخونہ آنکھ کی پتلی کی طرف بڑھ کر قرنیہ CORNEA میں سفیدی پیدا کر دیتا ہے۔ جسکی وجہ سے اس آنکھ کی نظر بہت زیادہ دھندلا جاتی ہے۔

اور پھر قرنیہ کی سفیدی کا علاج سوائے اس کے کہ آنکھ میں قرنیہ کی پیوندکاری کی جائے اور کوئی نہیں ہو سکتا۔

۲:۔ ناخونہ جب سائز میں بڑا ہو جائے تو یہ آنکھ کے ڈھیلے کی حرکات کو کم کر دیتا ہے۔ جس سے بعض اوقات ایک کی بجائے دو دو چیزیں نظر آتی ہیں۔

۳:۔ ناخونہ جب آنکھ کی پتلی کی طرف بڑھ جائے تو کمزوریٔ نظر پیدا کر دیتا ہے اور پھر بار بار آنکھ کے شیشوں کا نمبر بدلنے کی ضرورت پیش آتی رہتی ہے۔

۴:۔ ظاہری طور پر آنکھ میں پیدا کردہ بدصورتی اس کی سب سے بڑی پیچیدگی تصور کی جاتی ہے۔

دل کی باتیں

ناروے میں دل کے امراض کی تحقیق کرنے والے ڈاکٹروں نے برٹش میڈیکل جرنل میں اپنی یہ تحقیق شائع کی ہے کہ اگرچہ اس سے پہلے ۵۰ تجزیاتی مطالعے کئے جا چکے ہیں جن میں سے بعض کے مطابق کافی کا استعمال دل کے مرض کا باعث بنتا ہے اور بعض کے مطابق ان دونوں کا آپس میں کوئی تعلق نہیں بعض تجزیوں سے پتہ چلا کہ اگر کافی کا زیادہ استعمال کیا جائے۔ تو عارضہ قلب کے امکانات ڈھائی گنا زیادہ ہو جاتے ہیں۔ اگرچہ ڈھائی گنا اس قدر کم ہے کہ دوسرے عوامل کو سامنے رکھتے ہوئے اس بات میں شک وشبہ کی گنجائش رہ جاتی ہے کہ کیا کافی واقعی مضر ہے۔ دوسرے عوامل عام طور پر سگریٹ نوشی اور طرز زندگی ہے ایک مطالعے میں تجزیے کے بعد پتہ چلا کہ دراصل کافی دل کیلئے مضر نہیں ہے بلکہ کافی کے بنانے کا طریق ضرر پیدا کرنے کا باعث ہو سکتا ہے۔ اگر فلٹر کی ہوئی کافی کی نو دس پیالیاں روزانہ پی جائیں تو ۸ سے ۱۰ فیصد کلیسٹرول میں اضافے کا امکان ہوتا ہے لیکن اگر کافی کو صرف اُبال کر پیا جائے تو ۸ سے ۱۰ فیصد کی بجائے کلیسٹرول ۱۲ فیصد ہو جاتا ہے۔ کافی پینے والوں میں دل کا عارضہ کلیسٹرول بڑھنے سے ہوتا ہے۔ یعنی جس قدر کافی پی جائے گی اور اس سے جس قدر کلیسٹرول بنے گا اتنا ہی کم یا زیادہ دل کو نقصان پہنچنے کا امکان ہے۔ ۲ پیالی سے زیادہ پینے سے کلیسٹرول بڑھ جاتا ہے اور اس طرح خطرہ بھی بڑھ جاتا ہے۔ کم از کم مردوں میں تو یہی کیفیت ہے۔ جہاں تک کافی کی دو پیالیوں کا تعلق ہے تجزیاتی مطالعے سے پتہ چلا ہے کہ یہ سو اچار سگریٹ کے برابر ہوتی ہیں۔

ٹائپ رائٹر

پہلے پہل ٹائپ رائٹر انگلستان میں ملکہ این کے زمانہ میں بنا تھا۔ یعنی ۱۷۱۴ء میں جس کے نام یہ ایجاد درج کی گئی تھی۔ اس کا نام ہنری مل تھا۔ یہ ایجاد تو اب تک ان کے نام درج ہے مگر یہ معلوم نہیں کہ یہ مشین کیسے کام کرتی تھی۔ انیسویں صدی کے پہلے پچاس سالوں میں طرح طرح کے ٹائپ رائٹر ایجاد ہوئے۔ پہلا اچھا کارآمد ٹائپ رائٹر ۱۸۶۶ء میں امریکہ میں بنا جو دو امریکنوں شوز اور گلیڈن نے مل کر بنایا تھا۔ اس کے بعد بندوقیں تیار کرنے والی ایک فرم REMINGTON AND SONS نے ۱۸۷۴ء میں ایک اچھا ٹائپ رائٹر بنا کر بازار میں فروخت کے لئے پیش کیا۔ اس کے بعد ٹائپ رائٹر میں بہتری ہوتی گئی اور دنیا میں اچھی اچھی مشینیں بننے لگیں۔ اس میں ایک بہت کارآمد حصہ سیاہی کا ربن ہوتا ہے۔ اچھے سے اچھے ربن بنانے کی کوشش کی گئی مگر سب سے بہتر ربن پولی تھین کاربن بنایا گیا جس کے ایک طرف سیاہی لگی ہوتی ہے۔ بجلی سے چلنے والا ٹائپ رائٹر ۱۹۳۵ء میں بنا تھا۔ اس کے بعد اس میں بہتری ہوتی چلی گئی۔ اور اب تو ایسا ٹائپ رائٹر بنالیا گیا ہے جس میں چھوٹا سا کمپیوٹر نصب کر دیا گیا ہے۔

امراء کرام و سیکرٹریان مال سے درخواست

امراء کرام صدر صاحبان و سیکرٹریان مال سے درخواست ہے کہ الفضل کی جو رقوم آپ کے پاس جمع ہیں۔ براہ کرم بلاتاخیر براہ راست یا بذریعہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ارسال فرما دیں۔

امراء کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کھیل اور کھلاڑی

شعبہ صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی طرف سے دیے گئے پروگرام کے مطابق مورخہ ۲ مارچ تا ۱۰ مارچ ۱۹۹۰ء ہفتہ صحت جسمانی منایا گیا۔ اس سلسلے میں مورخہ ۲ تا ۹ مارچ ایک ٹیپ بال بین المجالس کرکٹ ٹورنامنٹ برائے لاہور منعقد کیا گیا جس کے لئے پروگرام کی تفصیل فروری کی ۲۵ تاریخ کو نمائندین مجالس کو روانہ کر دی گئی تاکہ وہ اسے کامیاب بنانے کے لئے مساعی کریں۔ اس کی اطلاع مرکز ربوہ میں بھی متعلقہ ادارہ کو دی گئی۔

اس ٹورنامنٹ میں مندرجہ ذیل بارہ ٹیموں نے علی الترتیب بلحاظ گروپ "اے" اور "بی" حصہ لیا۔

گروپ اے:-

مجالس ماڈل ٹاؤن - وحدت کالونی - ٹاؤن شپ سمن آباد اسلامیہ پارک اور شاہدرہ - فیکٹری ایریا

گروپ "بی":-

مجالس گلبرگ - مغل پورہ - دارالذکر - دہلی گیٹ سلطان پورہ - شاہدرہ ٹاؤن -

ٹیموں کیلئے قوائد و ضوابط مقرر کئے گئے تھے تاکہ انتظام میں آسانی رہے چنانچہ تمام ٹیموں نے قوائد کے مطابق میچ کھیلے۔

فائنل میچ ۹ مارچ کو مجلس مغل پورہ بمقابلہ مجلس ٹاؤن شپ منعقد ہوا۔ اس میچ کے مہمانانِ خصوصی مکرم مہتمم صاحب صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان اور مکرم چوہدری حمید نصر اللہ خان امیر جماعت احمدیہ لاہور تھے جو کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کیلئے میچ کے دوران تشریف فرما رہے اور بعد میں مہمانان نے کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم کئے۔ مجلس مغل پورہ نے اس ٹورنامنٹ میں فائنل میچ جیت لیا اور ٹرافی کی حقدار ٹھہری۔ ٹیم کے کپتان نے ٹرافی حاصل کی۔ خصوصی انعام حاصل کرنے والی ٹیمیں مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ بہترین بیٹسمین	مجلس دارالذکر لاہور
۲۔ بہترین باؤلر	مجلس گلبرگ لاہور
۳۔ بہترین فیلڈر	مجلس اسلامیہ پارک ״
۴۔ بہترین وکٹ کیپر	مجلس مغل پورہ ״

فاتح ٹیم کو دی گئی ٹرافی رننگ ٹرافی ہے جو ہر سال جیتنے والی ٹیم کے حصے میں آئے گی۔

اس میچ میں بارہ شہری مجالس کی نمائندگی ہوئی جن میں ۱۵۴ کھلاڑیوں نے حصہ لیا جبکہ حوصلہ افزائی کیلئے ۷۰ افراد تشریف لائے میچ کیلئے گراؤنڈ کرایہ پر حاصل کی گئی اس طرح انعامات اور دیگر اخراجات پر کل ۲۸۰ روپے خرچ ہوئے۔ اس بین المجالس کرکٹ ٹورنامنٹ کے موقع پر شعبہ صنعت و تجارت ضلع لاہور کی طرف سے بیت النور ماڈل ٹاؤن اور مقام کرکٹ پر سٹال لگائے گئے۔

کھیل کے دوران خدام نے نہایت اچھے اخلاق کا مظاہرہ کیا۔ اپنے کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کی۔ میچ میں بہت جوش و خروش دیکھنے میں آیا اور میچ کی وجہ سے علم ہوا کہ خدام میں نہایت ہی عمدہ صلاحیتیں ہیں اور انہیں صحیح تربیت اور کوچنگ حاصل ہو تو بہت اعلیٰ کھلاڑی بن سکتے ہیں۔ مجلس نے فیصلہ کیا کہ ان ٹیموں میں سے ایک یا دو ٹیمیں تیار کی جائیں گی جو مقامی ٹیموں کے ساتھ میچ کھیل کر اپنی صلاحیتوں کو مزید اجاگر کریں۔

پاکستان الیون نے گزشتہ دنوں ۳۵ اوور کے ایک روزہ کرکٹ میچ میں آسٹریلیا کو چار وکٹوں سے شکست دیدی۔ میچ لاس اینجلس میں ہیوبرج کولیزیم میں کھیلا گیا وہاں ۱۹۸۴ء کے اولمپک کھیل ہوئے تھے۔ ڈیلوڈ بون کی قیادت میں آسٹریلیا کی ٹیم نے ٹاس جیت کر پہلے کھیلتے ہوئے ۳۰.۶۵ اوورز میں ۱۲۶ رنز بنائے۔ عمران الیون کے پہلے چار کھلاڑی صرف ۱۶ رنز پر آؤٹ ہو گئے جس کے بعد رمیض راجہ نے عمران خان کے ساتھ ۸۴ قیمتی رنز بنائے۔ رمیض راجہ مین آف دی میچ قرار دیئے گئے۔ پاکستان نے یہ میچ جیت کر ایک روزہ میچوں کی سیریز برابر کر دی۔ آسٹریلیا نیو پارک میں کھیلا جانے والا پہلا میچ جیت چکا ہے۔

یہ کافی نہیں کہ آپ نے الفضل کسی سے لے کر پڑھ لیا۔ آپ خود خریدیں اور پڑھیں۔

مفید باتیں

نذیر کچھ اس طرح سے ہنس رہا تھا کہ بات کرنا اس کے لئے مشکل ہو رہا تھا۔ کچھ دیر کے بعد اپنی ہنسی پر قابو پا کر کہنے لگا وہ جو بیرکس والی گلی ہے نا وہاں سے میں گزر رہا تھا تو جمعداروں کے چھوٹے چھوٹے بچے میری طرف دیکھ کر ہنسنے لگے اور کانا پھوسی کرتے ہوئے ایک دوسرے سے کہنے لگے وہ دیکھو گھوڑا جا رہا ہے۔ گھوڑا۔ پتہ ہے انہوں نے مجھے گھوڑا کیوں کہا۔ اس لئے کہ میں نیا جوتا پہنے ہوئے تھا اور دائیں پاؤں کا جوتا کاٹتا تھا۔ روئی تو میں نے رکھی ہوئی تھی لیکن اس کے باوجود زمین پر پاؤں رکھتے ہوئے ڈر محسوس کرتا تھا۔ اس لئے دونوں پاؤں متوازن طریق پر زمین پر نہیں رکھ سکتا تھا۔ بایاں پاؤں تو آسانی سے زمین پر ٹک جاتا لیکن جب دایاں پاؤں زمین پر رکھنے لگتا تو ٹیس سی پڑتی اور پاؤں کی حرکت بالکل ایسی ہو جاتی جیسے واقعی گھوڑا چلتا ہے۔ یہ چھوٹے چھوٹے بچے بھی کس ظرافت کے مالک ہیں کہ انہوں نے مجھے دیکھتے ہی "گھوڑا" کہنا شروع کر دیا۔

میں نے کہا بھئی بات تو ٹھیک ہے تم لگتے ہی گھوڑا ہو گے۔ لیکن تمہیں معلوم نہیں کہ نیا جوتا تو اکثر لگا ہی کرتا ہے جسے کاٹنا بھی کہتے ہیں۔ کبھی لوگ ایڑی کے نیچے خاصا زیادہ سہارا دے لیتے ہیں۔ لیکن پھر بھی دائیں طرف ٹخنے کے قریب جوتا لگتا ہے اور چھالا بھی پڑ جاتا ہے جانتے ہو اس کے لئے کیا کرنا چاہیے۔ میں نے کہا تم ایسا کرو صابن کو گیلا کر کے جوتے کے اندر اسے تھوڑا سا رگڑ لو۔ چمڑہ نرم ہو جائے گا اور پھر تمہیں جوتا نہیں لگے گا۔ اگر صابن نہ لگانا چاہو تو ٹیلکم پاؤڈر پاؤں پر مل لو اور ٹیلکم پاؤڈر بھی پاؤں کو جوتے سے آپس میں ملاپ کے وقت وہ کیفیت پیدا نہیں ہونے دیگا جو اس کے بغیر ہوتی ہے۔ نذیر کہنے لگا بھئی پہلے نہ بتایا تم نے۔ یہ بات تو بڑی آسان سی ہے۔ میں ابھی گھر جا کر جوتے کے اندر گیلا صابن مل لیتا ہوں۔

پارٹی ختم ہوئی تو سارے برتن اٹھا کر کچن میں رکھے گئے جلدی جلدی اٹھانے کیلئے گلاسوں کو ایک دوسرے میں رکھ کر اٹھایا گیا اب اندر جا کر جب گلاسوں کو الگ کرنا چاہا تو وہ الگ ہی نہیں ہو رہے تھے۔ صفیہ کو یاد آیا کہ اس سے پہلے بھی اس نے اسی طرح کیا تھا تو گلاس کو کھینچ کر نکالنے سے گلاس بھی ٹوٹ گیا تھا اور اس کے ہاتھ پر زخم بھی آ گیا تھا۔ اب بھی وہ ایسا ہی کرنا چاہتی تھی کہ گلاس کو کھینچ کر نکالے۔ ڈر بھی رہی تھی اور کوشش بھی کر رہی تھی۔ اس کی سہیلی رضیہ جو اس پارٹی پر مدعو تھی۔ اس نے دیکھا اور کہا کہ بھئی یہ کیا کر رہی ہو۔ اپنے ہاتھ کو زخمی کرنے کا ارادہ ہے۔ لاؤ میں بتاؤں کیا کرنا چاہیئے۔ اس نے ایک کٹورے میں پانی ڈال کر آگ پر رکھا اور اس میں ان دونوں گلاسوں کو رکھ دیا۔ جو اوپر کا گلاس تھا اس میں ٹھنڈا پانی ڈال دیا۔ گویا کہ نیچے کا گلاس گرم پانی میں اور اوپر کے گلاس میں ٹھنڈا پانی۔ ابھی چند ہی سیکنڈ گزرے تھے کہ اس نے اوپر کے گلاس کو ہاتھ لگایا تو بڑی آسانی سے باہر آ گیا۔ صفیہ یہ دیکھ کر حیران ہو گئی۔ کہنے لگی مجھے تو کبھی کسی نے یہ بات بتائی ہی نہیں تھی۔ ایسی باتیں جو صحیح معنوں میں تجربے پر پوری اتری ہوں۔ لوگ اخبارات میں کیوں نہیں لکھتے۔

درخواست دعا

○ محترمہ عقیلہ ریاض صاحبہ بیگم احسان اللہ ریاض صاحب کے دونوں گردے فیل ہو گئے ہیں۔

○ محترمہ ڈاکٹر صادقہ منصور صاحبہ سول ہسپتال گوجرانوالہ کے والد صاحب مکرم چوہدری مولی بخش صاحب عرصہ سے بیمار ہیں۔

○ مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب مرزا راولپنڈی عرصہ سے دل کے مریض ہیں۔ لاہور میں ان کے دل کا معائنہ ہو رہا ہے۔

○ عزیزم عدنان احمد (فیکٹری ایریا) کچھ دنوں سے سانس کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔

○ مکرم محمد نصر اللہ صاحب (کراچی) ایک سلنڈر پھٹنے سے شدید زخمی ہو گئے ہیں۔ زیر علاج ہیں۔

احباب جماعت ان سب دوستوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ کراچی اور حیدر آباد میں ہولناک خونریزی کے سلسلہ میں دوسرے روز ۶۷ افراد ہلاک ہوگئے۔ حیدر آباد میں ہلاک ہونے والوں میں ۲۱ عورتیں بھی شامل ہیں۔ حیدر آباد میں ہزاروں لوگ کرفیو کی پابندیاں توڑتے ہوئے گلی کوچوں میں نکل آئے۔ پولیس اور رینجرز پر شہریوں نے زبردست فائرنگ کی۔ ہلاک ہونے والوں کے علاوہ ۲۵۰ افراد کے زخمی ہونے کی خبر ملی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ پولیس نے قلعہ گراؤنڈ، شاہی بازار، فقیر کا پیر اور رچھی گیٹی کے علاقے کا محاصرہ کر رکھا ہے۔ جسکی وجہ سے اشیائے خورد و نوش اور پانی کی شدید قلت پیدا ہو گئی ہے۔ عوام نے رینجرز کی چوکی پر حملہ کیا۔

○ کراچی میں ڈسٹرکٹ جیل کے علاقے میں مختلف لوگوں نے ہزاروں راؤنڈ فائر کئے۔ ناظم آباد، لیاقت آباد اور گولیمار میں زبردست کشیدگی کی وجہ سے دوکانیں بند ہیں۔ دفاتر اور سکولوں میں حاضری بہت ہی کم ہو گئی ہے۔ کراچی میں مرنے والوں کی تعداد ۱۸ تھی جب کہ ۶۰ افراد زخمی ہوئے۔

○ اسلامی نظریاتی کونسل کے رکن علامہ سید عرفان حیدر عابدی نے شریعت بل کو ملک کے خلاف سازش قرار دیا ہے انہوں نے کہا کہ اس کو صرف اہل تشیع ہی نہیں بلکہ کوئی بھی محب وطن قبول نہیں کرے گا۔

○ آزاد کشمیر میں مخلوط حکومت کے قیام کے سوال پر سردار عبدالقیوم اور سردار سکندر حیات کے درمیان اختلافات پیدا ہو گئے ہیں سردار عبدالقیوم پیپلز پارٹی سے مخلوط حکومت کے قیام کے سخت مخالف ہیں جبکہ سردار سکندر حیات حامی ہیں

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ انہیں مشترکہ مفادات کی کونسل کا اجلاس بلانے پر کوئی اعتراض نہیں۔

غیر ملکی خبریں

○ سوویت جمہوریہ آرمینیا میں یوالوان ریلوے اسٹیشن پر سوویت فوجوں سے جھڑپ میں ۶ آرمینیائی ہلاک ہو گئے۔

○ بھارتی پنجاب میں تشدد کے نتیجے میں ۴ افراد ہلاک ہو گئے

○ رومانیہ کے سابق صدر چاؤشسکو کے بیٹے پر قتل کے الزام میں مقدمہ چلایا جا رہا ہے۔

○ اسرائیل کے وزیر اعظم آئزک شمیر نے کہا ہے کہ مقبوضہ عرب علاقوں میں اقوام متحدہ کے مبصروں کو جانے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ انہوں نے کہا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ سیکرٹری جنرل کے دورے کا خیر مقدم نہ کیا جائے۔

○ لیبیا کے صدر معمر قذافی اچانک شام پہنچ گئے اور انہوں نے صدر حافظ الاسد سے بات چیت کی

○ بھارتی فوج کی فائرنگ سے ۹ کشمیری حریت پسند شہید ہو گئے

○ کشمیری حریت پسندوں نے سات بھارتی فوجیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ بھارت کے فوجیوں نے فائرنگ کر کے آزاد کشمیر میں ایک عمارت کو مکمل طور پر تباہ کر دیا۔

مجلس نابینا ربوہ کی ایک تقریب

نابینا حضرات کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۳۱ مئی بوقت ۵ بجے دار الضیافت میں "مجلس نابینا ربوہ" کے زیر اہتمام ایک تقریب منعقد کی جا رہی ہے جس میں مکرم ڈاکٹر کرنل نوری صاحب نابینا افراد کی حوصلہ افزائی کریں گے اور صد سالہ جشن تشکر کی خوشی میں میڈیکل سروس آرگنائزیشن کے تحت نابینا افراد کو سفید چھڑیاں (جو نابینا افراد کی علامت ہیں) پیش کریں گے۔

(جنرل سیکرٹری مجلس نابینا ربوہ)